www.KitaboSunnat.com

فکر و نظر

اس المیہ کا ایک قابلِ غور پہلو یہ بھی ہے!

توبہ و "انابت الی اللہ" کیلئے ان مبارک ساعتوں سے فائدہ اٹھائیے!

دس اپریل (۱۹۸۸ء) کی صبح کو راولپنڈی، اسلام آباد میں اس وقت اچانک قیامتِ صغریٰ بپا ہوئی، جب اسلام آباد سے قریب واقع اوجڑی کیمپ میں اسلحہ کے ڈپو نے آگ پکڑ لی اور دیکھتے ہی دیکھتے اردگرد کی تمام آبادی آگ اور خون کے طوفان میں ڈوب گئی! ـــــ عینی شاہدوں کے مطابق، تقریباً دس بجے صبح، جبکہ کاروبارِ زندگی رواں دواں اور عروج پر تھا، ایک زبردست دھماکے سے پورا دارالحکومت لرز اٹھا، جس کے فوراً ہی بعد ہر طرف راکٹوں اور میزائلوں کی آتشیں بارش شروع ہو گئی ـــــ آن کی آن میں موت کے مہیب سائے ہر سو منڈلانے لگے اور چاروں طرف کہرام مچ گیا ـــــ لوگ کچھ بھی نہ سمجھتے ہوئے، دیوانہ وار، پناہ کی تلاش میں گھروں سے نکل بھاگے، لیکن دس دس میل کے علاقہ میں کوئی بھی کونہ اور کوئی بھی گوشۂ زندگانی کا ضامن اور موت کی ہولناکیوں سے محفوظ نہ تھا ـــــ موت کا یہ بے رحم کھیل تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک مسلسل جاری رہا، اور ہنستی مسکراتی بستیوں کو ویرانوں میں تبدیل کر گیا! ـــــ ایک انتہائی محتاط اندازے کے مطابق بھی اس حادثہ کے نتیجہ میں سو سے زیادہ افراد جاں بحق اور ہزاروں کی تعداد میں زخمی ہوئے ـــــ لاتعداد مکان، دکانیں، دفاتر، کارخانے اور گاڑیاں آتش و آہن کی بارش سے راکھ کے ڈھیروں میں تبدیل ہو گئیں ـــــ کئی کئی میل کے علاقے میں ہر طرف انسانی خون، انسانی جسموں کے کٹے پھٹے اعضاء، گوشت کے لوتھڑوں، بے جان بے گور و کفن لاشوں، دھوئیں کے مہیب بادلوں، وحشیانہ رقص

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے آتشیں شراروں اور تباہ شدہ ملبوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا ـــــ یہ وہ وقت، نفسانفسی کا وہ عالم اور قیامت کا سا وہ منظر تھا کہ مائیں اپنے بچوں سے بے نیاز، شوہر اپنی بیویوں سے لاتعلق، بچے اپنے والدین سے بے خبر، اور بھائی اپنے بھائیوں سے بیگانہ، جس طرف اور جس طرح بھی بن پڑے، جائے حادثہ سے دور، بہت دور نکل جانا چاہتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اس حادثہ میں، مذکورہ نقصانات کے علاوہ، چار ہزار افراد لاپتہ ہو گئے ـــــ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ!

حادثہ تو حادثہ ہی ہوتا ہے ـــــ اور اس حادثہ فاجعہ نے تو ہر دردمند پاکستانی کو رلا کر رکھ دیا ہے! ـــــ تاہم اس افسوسناک واقعہ کا ایک خوشگوار پہلو یہ ہے کہ عوام کے تقریباً ہر طبقہ کی طرف سے محبت وہمدردی اور قربانی وایثار کے سینکڑوں نہیں، ہزاروں پرخلوص مظاہر دیکھنے میں آئے! ـــــ نرسوں اور ڈاکٹروں نے دن رات کام کیا اور مجروحین کی دیکھ بھال کرنے اور انہیں بروقت طبی امداد پہنچانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا ـــــ دوا فروشوں نے مفت دوائیں مہیا کیں ـــــ رکشا، ٹیکسی ڈرائیوروں نے بلا معاوضہ لوگوں کو محفوظ مقامات تک پہنچایا ـــــ موٹر سائیکل سوار نوجوان مسلسل زخمیوں کو ہسپتالوں تک پہنچاتے رہے ـــــ سماجی کارکنوں نے امدادی کارروائیوں کے سلسلہ میں انسان دوستی کی عظیم تر مثالیں قائم کیں ـــــ بم ڈسپوزل عملہ ہر آن چوکس رہا اور مستعدی سے اپنے فرائض سرانجام دیتا رہا ـــــ پولیس اور فوج کے دستے آگ اور دھوئیں کے مہلک طوفانوں میں گھس کر متاثرین کو امداد فراہم کرنے میں مصروف رہے ـــــ زخمیوں کے لیے خون مہیا کرنے کی اپیل سن کر ہزاروں لوگ خون جمع کرنے والے مراکز تک پہنچے اور خون کے اس قدر عطیات دیئے کہ مزید کی ضرورت باقی نہ رہی، اور اکثریت کو یہ سن کر "مایوس" لوٹنا پڑا کہ ضرورت پیش آنے پر انہیں اطلاع دی جائے گی ـــــ امراء وزراء نے بھی نہ صرف متاثرہ علاقوں کے بروقت دورے کرکے ضروری انتظامات کئے، بلکہ متاثرین کی بحالی اور نقصانات کی ممکنہ تلافی کے لیے فنڈز بھی مخصوص کئے ـــــ سیاسی جماعتوں نے ملک کے تقریباً ہر بڑے شہر میں آفت زدگان کی امداد کے لیے کیمپ لگائے اور لوگوں نے بھی ان کی اپیل پر لبیک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھتے ہوئے دل کھول کر عطیات دیئے، سرمائے کے ڈھیر لگا دیئے! ___ اخبارات نے اس حادثۂ جانکاہ کو بالخصوص اپنا موضوع بنایا اور خبر و اخبار کی خدمات انجام دینے کے علاوہ ممکنہ مفید تجاویز پیش کیں ___ جبکہ سیاستدانوں اور سماجی شخصیات نے بھی محبت و ہمدردی کے پیغامات دینے میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا! ___ الغرض، انسانی ہمدردی کا یہ وہ مخلصانہ جذبہ ہے کہ جس کی بناء پر پوری قوم مبارکباد کی مستحق اور لائق صد تحسین ہے ___ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ!

لیکن ....

لیکن افسوس کہ معدودے چند افراد کو چھوڑ کر تقریباً پوری قوم کی نظروں سے اس المیہ کا ایک پہلو بالکل ہی اوجھل رہا، اور جو بجائے خود ایک بہت بڑا المیہ ہے! ___ چنانچہ یہ تو سب نے کہا، اور کہنا بھی چاہیئے تھا، کہ اس واقعہ کی بے لاگ تحقیق کرائی جائے اور ذمہ داران کو کسی بھی رُو رعایت کا مستحق نہ سمجھا جائے ___ پھر بیشتر نے اس حادثہ کے ممکنہ اسباب و محرکات کا جائزہ بھی لیا اور پس پردہ عوامل کے سلسلہ میں قیاس آرائیاں بھی کیں، لیکن یہ کسی نے بھی نہ سوچا اور نہ بیان کیا کہ مادیت سے ہٹ کر اس واقعۂ ہائلہ کا ہماری روحانی زندگی سے بھی کچھ تعلق ہے یا نہیں؟ ___ ہمدردی و غمگساری کے یہ جذبات و مظاہر بلاشبہ انتہائی قابلِ قدر سہی، تاہم کسی بے خدا تہذیب میں بھی ان کا نظر آجانا نہ تو ناممکنات میں سے ہے اور نہ ہی واقعتاً یہ وہاں معدوم و مفقود! ___ ہاں ایک باخدا مسلم تہذیب ایسے ہی واقعات کے سلسلہ میں جب بھی اظہارِ خیال کرے گی، تو سب سے پہلے اپنے اعمال کا محاسبہ کرے گی اور یہ ضرور سوچے گی کہ اس پر اچانک نازل ہو جانے والی کسی مصیبت کا تعلق کہیں اس کی شامتِ اعمال سے تو نہیں؟ ___ قرآنِ مجید کی زبان میں:

"وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ" (الشوریٰ: ۳۰)

"اور جو بھی مصیبت تم پر نازل ہوتی ہے، تو وہ تمہارے اعمال کی پاداش (ہی میں نازل ہوتی) ہے۔ اگرچہ وہ (خدا تعالیٰ) بہت سے (گناہوں) سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درگزر بھی فرما دیتا ہے!"

——چنانچہ اس المیہ کا ایک سرِ فہرست، قابلِ غور پہلو یہ بھی ہے کہ بحیثیتِ مجموعی اس کے بعد ہماری بداعمالیوں میں کس قدر کمی واقع ہوئی اور کہاں کہاں فرق آیا ہے؟—— بطورِ مثال، ان واقعات کو سن کر کیا کسی بے پردہ گھومنے والی کا سر اور گریبان دوپٹہ سے آشنا ہوا، یا فحاشی، بے حیائی اور بدکرداری کے کسی تاجر نے، اللہ رب العزت سے، آئندہ پاکیزہ زندگی اختیار کرنے کا عہد و پیمان باندھا؟—— کسی رشوت خور، ذخیرہ اندوز اور ناجائز منافع کمانے والے نے آئندہ کے لیے حلال کمانے اور حلال کھانے کا فیصلہ کیا، یا لہو و لعب کا کوئی رسیا تائب ہوا؟—— کوئی بے نماز پکا نمازی بن گیا، یا کسی روزہ خور نے آئندہ روزہ نہ چھوڑنے کی قسم کھالی؟—— اور کیا ہمارے حکمران خوابِ غفلت سے بیدار ہوئے، یا عوام الناس ہی نے اپنی بداعمالیوں پر ندامت کا اظہار کیا؟—— یقین جانئے، اس پہلو سے دیکھا جائے تو:

"پرانی چال بے ڈھنگی، جو پہلے تھی سو اب بھی ہے"! والی بات ہے—— یہاں نہ صرف اصلاحِ احوال کی کوئی صورت نظر نہیں آتی، بلکہ اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی جاتی، کسی کو اس کا ہوش ہی نہیں!—— اور اگر ہمارے شب و روز یہی ہیں، تو ازراہِ انصاف فرمایئے، کہ مصائب ہم پر یکے بعد دیگرے نازل نہیں ہوں گے تو اور کیا ہوگا؟ —— بھلا جس ملک میں روزانہ، بلاناغہ کئی کئی قتل ہوتے ہوں، ڈاکے پڑتے ہوں، عصمتیں پامال ہوتی ہوں، غیرتیں نیلام ہوتی ہوں، مسلمان بہو بیٹیوں کے "لمبے بالوں کے نمائشی دنگل" منعقد ہوتے ہوں —— اور پھر اس ملک کی صحافت ان بے حجابیوں، بے حیائیوں اور بے غیرتیوں کو وقت کی سب سے اہم خبر سمجھ کر شائع کرنا اپنا فرضِ اولیں خیال کرتی ہو، چنانچہ ملک کے سبھی افراد، بچے، بوڑھے، جوان، مرد و عورت ہر نئی طلوع ہونے والی صبح کو، نہار منہ، باقاعدہ ان کا استعمال کرتے ہوں —— جس معاشرے میں دلیپ کمار اور "کمار ایئں"، تو باعثِ عزت و تکریم ٹھہریں، لیکن علمائے دین "روایت پرستی" کے طعنے سنیں اور تکوین کریں —— اور جس ملک کے عوام و خواص چوبیس گھنٹے، آٹھوں پہر، سفر میں، حضر میں، گاڑیوں میں، ہوٹلوں میں، سازو آواز کے طوفانوں میں ڈوب ڈوب کر ابھرتے اور ابھر ابھر کر ڈوبتے ہوں، لیکن اس ملک کے حکمران گونگے اور بہرے بن کر

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سب کچھ نہ صرف برداشت کرتے ہوں، بلکہ "ہر دم خیر" کے نعرے لگاتے اور "انا الحق" کی صدائیں بلند کرتے ہوں، اس ملک کی آبادیوں پر راکٹ اور میزائل فائر نہ ہوں گے تو کیا رحمتِ خداوندی کی گھٹائیں برسیں گی ؟

"ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ○ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ○" (الملک : ۱۶، ۱۷)

یعنی، کیا وہ جو آسمانوں میں ہے، تم اس سے اس قدر بے خوف ہو گئے ہو (کہ تمہیں اس کی پرواہ ہی نہیں رہی) حالانکہ وہ چاہے تو تمہیں زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھروں کا مینہ برسا دے۔ پھر تمہیں پتہ چل جائے کہ ڈرانا کس کو کہتے ہیں ؟

——یہ جو کچھ ہوا، اسے ہونا ہی تھا——اور اگر ہماری بدمستیوں کا یہی عالم رہا تو آئندہ بھی یہی ہوتا رہے گا!——یہ رب کا وعدہ ہے، قرآن کا فرمودہ ہے :

"وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○" (السجدۃ : ۲۱)

"اور ہم ان کو بڑے عذاب (آخرت) کے علاوہ اس دنیا میں بھی عذاب کا مزا چکھائیں گے، شاید کہ وہ (اپنے اعمال پر نظرِ ثانی کرتے ہوئے ہماری طرف) لوٹ آئیں!"

——اس قوم نے "عذابِ ادنیٰ" کا ایک منظر تو دیکھ لیا، اب اسے "عذابِ اکبر" کا انتظار کرنا چاہیئے!

——ہاں اگر یہ صورتِ حال اسے منظور نہیں، اور خدا کرے کہ واقعی منظور نہ ہو، تو اسے "رجوع الی اللہ" کی راہ اختیار کرنا ہی ہوگی——عصیان و بغاوت سے منہ موڑ کر درِ توبہ کھٹکھٹانا ہی ہوگا——اور اے قوم، کاش تو جان لے کہ مغفرت و رحمت اور برکتوں والا یہ مہینہ اس کارِ خیر کے لیے سب سے زیادہ موزوں ہے——ارشادِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے :

"مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ - الحدیث!"

"جس نے رمضان کے روزے ایمان و احتساب کے ساتھ پورے کر لئے،

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں!"

پس اے اہلِ وطن، توبہ و"انابت الی اللہ" کے لیے ان مبارک ساعتوں سے فائدہ اٹھایئے اور آئندہ کے لیے یہ عہد کیجئے کہ رب کی نافرمانی کے قریب بھی نہ پھٹکیں گے، پھر دیکھئے کہ مصائب کی دھند کیونکر چھٹتی اور رحمتِ خداوندی کی گھٹائیں کس طرح جھوم جھوم کر برستی ہیں —— آزمائش شرط ہے!

وَاللهُ الْمُوَفِّقُ، وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ!

(اکرام اللہ ساجد)

شعر و ادب

ہر اک سے نرالی ادائے محمدؐ

(مولانا عبد الرحمٰن عاجز مالیرکوٹلوی)

نہ تمثالِ صدق و صفائے محمدؐ — نہ امثالِ شرم و حیائے محمدؐ
نہایت ہی سادہ عبائے محمدؐ — بری از تکلف غذائے محمدؐ
تڑپ اٹھے سن کر جسے جن و انساں — کلامِ مبیں ایسا لائے محمدؐ
کیا جس سے وعدہ نبھا کر دکھایا — تھی مشہورِ دنیا وفائے محمدؐ
مسخر کیا جس نے سرکش دلوں کو — وہ ہے قولِ معجز نمائے محمدؐ
مصائب کے لاکھوں ہی طوفان اٹھے — نہ ہرگز کہیں ڈگمگائے محمدؐ
فرشتے بھی حیران انساں بھی ششدر — ہر اک سے نرالی ادائے محمدؐ
امیری بھی رکھتے تھے شانِ فقیری — فقیری تھی شانِ غنائے محمدؐ
گیا کوئی خالی نہ در سے سوالی — کہاں ہے مثالِ عطائے محمدؐ

رضائے خدا ہے جو مقصود عاجزؔ
تو لازم ہے پھر اقتدائے محمدؐ

(صلی اللہ علیہ وسلم)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ